بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۰/۵۶ | ۹ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ، ۷ صلح ۱۳۵۰ ہش، ۷ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی انفلوئنزا کی تکلیف میں کمی ہو رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

ربوہ ۶ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ہدایت احمد صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کو بتاریخ ۴ نومبر ۱۹۷۰ء پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور دیرینہ خادم محترم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام حسنات احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال فرما کر اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۰ء تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچہ کا نام مظفر احمد قمر تجویز فرمایا ہے قارئین الفضل اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے خادم دین بنا کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(بشیر احمد قمر شاہد مربی سرگودہا)

علم انعامی خدام الاحمدیہ

سال ۶۹-۷۰ء ۱۳۴۸-۴۹ ہش ۱۹۶۹-۷۰ء کے دوران کارکردگی کے لحاظ سے مجلس ڈرگ روڈ (کراچی) اول رہی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش مکرم ملک مبشر احمد صاحب باجوہ قائد مجلس ڈرگ روڈ کو اپنے دستِ مبارک سے علم انعامی مرحمت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مجلس ڈرگ روڈ کو مبارک کرے۔ آمین۔ کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس مجالس کے نام ترتیب وار یہ ہیں۔

(۱) ڈرگ روڈ (۲) لائلپور (۳) کراچی (۴) گنج مغل پورہ (۵) سرگودہا (۶) خوشاب (۷) ترگڑی (۸) نوننگ فارم (۹) شیخوپورہ (۱۰) راولپنڈی

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آسمانی برکتوں اور افضال و انعامات سے معمور

جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت ۷۹واں للّٰہی جلسہ سالانہ

۲۷ دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز اور معرکۃ الآراء تقریر

سال کے دوران اللہ تعالیٰ کی نازل فرمودہ نعمتوں اور فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنے رہو تاکہ اس کی نعمتیں پہلے سے بھی زیادہ ہمیں حاصل ہوں

(۶)

جماعت احمدیہ میں نئے شائع ہونے والے دینی لٹریچر کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ جیسا کہ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا ہماری اس بے تکلف مجلس کی ایک غرض یہ ہوتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا تذکرہ کریں جو سال کے دوران ہم پر ہوئیں تاکہ ہمارے قلوب میں اپنے رب کے لئے جذبات تشکر پیدا ہوں اور ہم صحیح معنوں میں ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ سالِ رواں میں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہم پر موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوئیں۔ ان کا تذکرہ کرتے وقت یہ امر بھی ہمارے ذہن میں رہنا چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتیں محدود ہوتی ہیں اور بعض غیر محدود وسعت اپنے اندر رکھتی ہیں ہم تو اس قابل بھی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محدود نعمتوں کو بھی پوری طرح بیان کر سکیں۔ بہرحال ہم اپنی محدود طاقت کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ کر سکتے ہیں اور ان سے ہماری غرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنیں تاکہ ہمیں پہلے سے بھی زیادہ اس کی نعمتیں حاصل ہوں اور ہمارا ہر قدم تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے والا ہو۔

اس کے بعد حضور نے سالِ رواں میں ہونے والے افضال الٰہی کا مختصر تذکرہ فرمایا اور اس سلسلے میں بتایا کہ اسلام نے غرباء کے جو حقوق قائم کئے ہیں انہیں اجتماعی رنگ میں ادا کرنے کے لئے امسال مرکز سلسلہ ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید اور وقف جدید کی طرف سے ۱۱۹۳ خاندانوں کے ۵,۲۲۵ افراد کی بصورت گندم وغیرہ ۱۵۴,۲۸۹ روپیہ کی امداد کی گئی۔ غرباء کی مدد کرنے کی یہ ایک مثال ہے جو ہم نے قائم کی ہے۔ یہ تو تھی غرباء کی غذائی ضرورت کو پورا کرنے کی ایک کوشش۔ جہاں تک غرباء کے بچوں کی تعلیم کا سوال ہے میں تمام غریب احمدی والدین کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر ان کے بچے واقعی ذہین ہیں ...... اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہیں تو وہ مجھے اطلاع دیں میں ان کی پڑھائی کا ذمہ لیتا ہوں انشاءاللہ ان کے تمام اخراجات کا انتظام کروں گا اور کسی بچے کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ لیکن ساتھ ہی میں یہ امر بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جن غرباء کے بچے ذہین نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیم میں ترقی کرنے والا دماغ نہیں دیا انہیں اپنے اور جماعت کے پیسوں کو ان کی تعلیم پر ضائع نہیں کرنا چاہئیے بلکہ جس لائن کے لئے وہ موزوں ہوں اس میں انہیں ڈال دینا چاہئیے۔

پھر حضور نے فرمایا ایک تحریک میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواہش کو پورا کرنے کے لئے جماعت کے سامنے یہ رکھی تھی کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے مجھے خوشی ہے کہ ۸۰-۹۰ فیصدی جماعتوں نے اس پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے حال ہی میں ملک میں جو انتخابات ہوئے ہیں ان میں پاکستان کی نوجوان نسل نے بھی میری اس سکیم کو جو میں نے کئی برس پہلے جاری کی تھی پورا کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور اپنی اس خواہش کا (باقی ص۔ پر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ صلح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور تدبیر

دعا اور تدبیر کے متعلق عام لوگوں ہی میں نہیں بلکہ اکثر سنجیدہ اور سوچنے والے لوگوں میں بھی بڑی سخت غلط فہمی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مغربی اقوام نے جو مادی ترقی حال ہی میں کی ہے اس سے نہ صرف مغربی لوگ بلکہ دنیا کے تمام لوگ متاثر ہوئے ہیں اور دعا کو ایک بیکار چیز سمجھنے لگے ہیں چنانچہ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ مثلاً سرسید مرحوم اور ان کے متاثر مغربی تعلیمیافتہ ہی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج کل لوگوں نے دعا کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور جو لوگ دعا کو مانتے بھی ہیں وہ بھی بے دلی سے ایسا کرتے ہیں۔ اصل اعتماد وہ تدبیر پر ہی رکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا اور تدبیر کے موضوع پر اکثر حقیقت واضح کی ہے جس سے دعا اور تدبیر کا تعلق واضح ہو جاتا ہے اور انسان دونوں چیزوں کے اصل مقام کو سمجھ جاتا ہے اور اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ دعا اور تدبیر ایک دوسرے کی متناقض نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کی ممد و معاون ہیں اور انسانی زندگی صحیح طور پر گذارنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اپنی جگہ دونوں سے کام لیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا۔ اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔ جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں۔ اس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کا امتحان کرتا ہے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے کہ اس میں غلہ پیدا ہو جائے وہ حق تدبیر کو چھوڑتا ہے اور خدا تعالےٰ کا امتحان کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔

آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونو باہم ملا دینا اسلام ہے اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ایاک نعبد اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے ایاک نستعین۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں یہ اک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے ضروری اجزاء ہیں وہ تو انشاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کرے اور انشاء اللہ ساتھ نہ کہے پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑے تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر ان دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔ مگر اس زمانہ میں میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اسکو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالےٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۶۸-۲۶۹)

اللہ تعالیٰ کے رستہ میں مجاہدہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لَہٗ: لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا"

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح ص ۲/۳۳۳ مسلم ص ۲۰۲/۲۸۶)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ گئے۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے اس فضل و احسان پر اس کا شکر گذار بندہ بنوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جو تقریر مندرجہ بالا موضوع پر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۲)

"صورت پنجم الہام کی وہ ہے جس کا انسان کے قلب سے کچھ تعلق نہیں بلکہ ایک خارج سے آواز آتی ہے۔ اور یہ آواز ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ایک پردہ کے پیچھے سے کوئی آدمی بولتا ہے مگر وہ آواز بہت لذیذ اور شگفتہ اور کسی قدر سرعت کے ساتھ ہوتی ہے اور دل کو اس سے ایک لذّت پہنچتی ہے۔ انسان کسی قدر استغراق میں ہوتا ہے کہ یک دفعہ یہ آواز آجاتی ہے اور آواز سن کر وہ حیران رہ جاتا ہے کہ کہاں سے یہ آواز آئی اور کس نے مجھ سے کلام کی اور حیرت زدہ کی طرح آگے پیچھے دیکھتا ہے پھر سمجھ جاتا ہے کہ کسی فرشتہ نے یہ آواز دی۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

کیا وحی والہام لفظوں میں بھی ہوتے ہیں؟

اب ہمارے سامنے تیسرا سوال ہے یعنی یہ کہ "کیا وحی والہام لفظوں میں بھی ہوتے ہیں"؟ سو اس سوال کے جواب کا ایک حصہ تو سوال دوم کے جواب میں بیان ہو چکا ہے مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ یقیناً وہ قادر مطلق خدا جس نے انسان کو قوت گویائی عطا فرمائی اور اسے نطق کے ذریعہ الفاظ میں اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی نعمت سے نوازا وہ خود بھی گویا اور ناطق خدا ہے۔ اور جب چاہے اپنے بندے کو لفظوں میں بھی اپنی مرضی سے آگاہ فرما سکتا ہے اور ابتدائے آفرینش سے وہ انبیاءؑ سے لفظوں میں بھی ہمکلام ہوتا آیا ہے کم فہم فلسفی کہتا ہے۔ کہ اگر خدا کی زبان ہے جس سے وہ بولتا ہے تو وہ محدود ہوا اور اگر اس کی زبان نہیں تو وہ کیسے بول سکتا ہے؟ حالانکہ ظاہر ہے کہ خدا محدود انسان نہیں جو بولنے کے لئے زبان کا محتاج ہو وہ تو محیطِ کل قادر مطلق خدا ہے وہ دیکھتا ہے مگر اس کی مادی آنکھیں نہیں ہیں وہ سنتا ہے مگر اس کے مادی کان نہیں اسی طرح وہ بولتا ہے مگر اسے مادی زبان کی ضرورت نہیں۔ فلسفی اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جس خدا نے ایک قطرہ سے انسان کو وجود بخشا اور اسے گویا بنایا وہ خود قوت گویائی سے کیونکر محروم رہ سکتا ہے۔ پس ہمارا زندہ اور قادر خدا اپنے پیاروں سے بولتا ہے اور زندگی بخش کلمات سے انہیں نوازتا ہے۔

بلاشبہ وحی کے تمام اسلوب ہی خیر و برکت کا موجب ہیں اور انسان کے لئے عظیم نعمت ہیں مگر لفظی مکالمہ و مخاطبہ سب سے اعلیٰ و برتر ہے اسکی قطعیت یقین کے لحاظ سے بلند ترین مقام پر ہوتی ہے وہ محفوظ رکھا جا سکتا ہے وہ عظیم غیبی امور پر مشتمل ہوتا ہے ایسے ہی کلام کے ذریعہ مخالفین و معاندین پر اتمام حجت ہوتی ہے اور انہیں اس کی مثل لانے کے لئے چیلنج کیا جا سکتا ہے پس لفظی وحی لازمی اور ضروری ہے اور سب اقسام سے اعلیٰ و افضل ہے۔

مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:۔

"جو وحی الفاظ کی صورت میں نازل ہو وہ بہرحال اور تمام وحیوں سے زیادہ شاندار سمجھی جائے گی اور اس کی قطعیت میں کوئی شبہ نہیں ہوگا خواہ یہ قطعیت کان سے حاصل ہو خواہ دل سے حاصل ہو خواہ زبان سے حاصل ہو۔ خواہ آنکھ سے حاصل ہو۔ جس وحی کے متعلق انسان قسم کھا کر کہہ سکتا ہو کہ اس کا لفظ لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کی زبر اس کی زیر، اس کا لام اور اس کا میم سب خدا نے نازل کیا ہے وہ وحی کی تمام قسموں میں سے زیادہ اعلیٰ سمجھی جائے گی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الزلزال صفحہ ۴۲۸)

جو قومیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظی وحی کی منکر ہیں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی کامل قدرتوں کی انکاری ہیں ایسی قومیں محض دل کے خیالات کا نام الہام اور وحی رکھ کر تسلی پانے کی کوشش کرتی ہیں برہمو سماجیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے اور اس زمانہ میں بہائی لوگ بھی اسی خیال کے قائل ہیں۔ ایک بہائی مصنف لکھتے ہیں:۔

"انہوں نے (باب نے) ان تالیفات کو الہامی صحیفوں اور کلام فطری کے نام سے موسوم کیا ہے اور تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ فرشتہ کے ذریعے وحی اترنے کا انہوں نے دعویٰ بالکل نہیں کیا۔"

(باب الحیاۃ صفحہ ۴)

غور کیا جائے تو محض خیال کو الہام قرار دینے والے حقیقی اور اعلیٰ الہام کے منکر اور اس سے محروم ہیں پس لفظی وحی اور لفظی الہام قدرتِ کاملہ کا ایک بدیہی ثبوت ہے اور مذہب کی اساس و بنیاد وحی کی یہی قسم ہے۔

وحی والہام کا آغاز کب ہوا؟

آج کے موضوع کے لحاظ سے چوتھا سوال یہ ہے کہ اسلام کے رو سے وحی والہام کا آغاز کب ہوا؟ اس کا جواب قرآن مجید نے یوں دیا ہے کہ انسان کی تخلیق کے ساتھ وحی والہام کا آغاز ہو گیا تھا انسانی فطرت میں ایسی طلب اور پیاس رکھی گئی ہے کہ وہ بجز اللہ تعالیٰ کے فرحت بخش کلام کے بے چین و بے قرار رہتی ہے۔ خالق اور مخلوق کا رشتہ الہام سے استوار ہوا اور اس کی پختگی اور دوام کا انحصار بھی وحی والہام پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی روحوں سے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے بے ساختہ پکارا۔ بَلٰی (الاعراف ع ۲۲) ہاں تو ہی ہمارا رب ہے اور ہم تیرے ہی بندے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا

پس انسانی فطرت رب العالمین کے کلام کے بغیر اطمینان حاصل نہیں کر سکتی۔

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

اسی لئے ابوالبشر حضرت آدمؑ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اسے اسماء الٰہیہ کا مظہر بنایا اور اسے اپنی وحی سے نوازا جس کا قرآن مجید کی سورہ بقرہ اور دیگر سورتوں میں بار بار ذکر آیا ہے پس وحی والہام کی ابتداء کے بارے میں اسلامی نظریہ یہی ہے کہ اولین انسان سے اس کا آغاز ہوا اور سب سے پہلا بشر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے نوازا گیا۔

ہندو دھرم بھی اس حد تک اس اسلامی نظریہ کو تسلیم کرتا ہے کہ سرشٹی کے آد میں پہلے انسان، برہما، پر ویدوں کا نزول ہوا تھا۔ ان کے نزدیک پھر یہ سلسلہ کلیۃً منقطع ہو گیا۔

کیا وحی والہام ایک قوم یا چند اقوام سے مخصوص ہے؟

اس سلسلہ یعنی وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ کے سلسلہ میں پانچواں سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ وحی والہام کسی ایک قوم یا چند اقوام سے مخصوص ہے؟ اسلام کے علاوہ باقی مذاہب یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وحی والہام کا دائرہ محض قومی تھا۔ سناتن دھرمی کلام الٰہی کو اپنے قوم کے ایک فرد برہما سے اور آریہ لوگ کلام الٰہی کو اپنی قوم کے چار افراد اگنی، وایو، انگرا اور ادت سے مخصوص ٹھہراتے ہیں۔ وہ دنیا کی کسی اور قوم یا نسل میں خدا کی وحی کے قائل نہیں۔ یہودی عقیدہ یہ ہے کہ تمام نبوتیں اور رسالتیں بنی اسرائیل کے گھرانے سے خاص ہیں باقی سب قومیں اس آسمانی مائدہ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہیں عیسائیوں کا عقیدہ بھی اس بارے میں یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی قوم کو وحی والہام سے حصہ نہیں ملا۔ ان کے ہاں لکھا ہے:۔

"وہ اسرائیلی ہیں اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ انہیں کے ہوئے ہیں اور جسم کے رو سے مسیح بھی انہیں میں سے ہوا۔"

(رومیوں ۹: ۴-۵)

لیکن ان قوموں کے اس قومی نظریہ کے خلاف اسلامی نظریہ یہ ہے کہ وحی والہام کسی ایک قوم یا دو چار اقوام سے مخصوص نہیں بلکہ جس طرح خدا سب کا رب ہے اس نے سب کے لئے ہوا، روشنی اور غذا پیدا فرمائی ہے اس کا سورج سب پر چمکتا ہے اس کی ہوا میں سب سانس لیتے ہیں اسی طرح روحانی نور یعنی خدا کا کلام بھی سب قوموں پر چمکا۔ ساری قوموں نے اس روحانی غذا سے روحانی نشوونما پائی۔ اور وحی والہام پانے والے برگزیدہ لوگ ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سب اپنی اپنی قوم کے لئے توحید کا پیغام لاتے اور سب نے راہِ حق سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو اپنے رب کی طرف پہنچنے والا صراطِ مستقیم دکھایا۔

اس لئے ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور سب کی عظمت واحترام کرنا لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر ع۳)

کہ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں کہ جس میں خدا کی طرف سے فرستادہ مبعوث نہ ہوا ہو۔ دوسری جگہ فرمایا

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ع۹)

کہ یقیناً ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں جو انہیں یہ پیغام دیتے تھے کہ لوگو! خدائے واحد کی عبادت کرو اور شرک و بت پرستی سے اجتناب اختیار کرو۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں وحی والہام کا سلسلہ جاری فرمایا ہے اور جگہ قوموں میں، وہ سیاہ فام ہوں یا سفید رنگت والی ہوں، نبیوں کو بھیجا ہے۔ اسلام کے نزدیک وحی والہام کسی خاص قوم سے مخصوص نہیں۔ قومی نظریہ کے حامل نبیوں کے بعد اللہ رب العالمین نے ایک عالمگیر رسول کو مبعوث فرمایا جس کی دعوت ہر اسود و احمر اور ہر مشرقی و مغربی کے لئے عام ہے یعنی ہمارے سید و آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام قوموں کے لئے رسول بنا کر بھیجا اور ان پر یہ وحی نازل فرمائی

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

کہ اے سب انسانو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تم سب بلا تفریق قوم و امت میری آواز پر کان دھرو تا وحدت انسانی کا دور مکمل ہو اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کاملہ کا یک وقت ظہور ہو۔ پس وحی والہام کے بارے میں اسلامی نظریہ یہ ہے کہ وہ کسی ایک قوم سے مختص نہیں سب قومیں اس نعمت سے بہرہ اندوز ہوتی رہی ہیں۔ اور اب بھی مائدہ محمدیہ پر آ کر اس نعمت سے کامل حصہ پانے کے لئے سب قوموں کو کھلی دعوت ہے۔

کیا وحی والہام کسی خطۂ زمین سے مخصوص ہے؟

اس وقت وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ کے سلسلہ میں ہمارے سامنے چھٹا سوال ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آیا وحی والہام کسی ایک خطۂ زمین یا بعض علاقوں سے مخصوص ہے؟ اسلام سے پہلے جب قومی نبیوں کا دور تھا بعض مذاہب کے پیروؤں نے غلطی سے وحی والہام کو بھی خاص ملک یا خاص خطۂ زمین سے مخصوص قرار دے دیا تھا ویدوں کے ماننے والے اسی قول پر مصر رہے ہیں کہ ایشور کو بھارت ورش ہی پسند ہے اس کا الہام اسی خطۂ زمین سے مخصوص ہے ایشور نے بھارت کے علاوہ کبھی اور سرزمین کو کبھی اپنے پاک کلام سے نہیں نوازا۔ یہودیوں نے ارض کنعان کو فیوض و برکات کے لئے خاص قرار دیا ہے۔ اسلام نے تمام نبیوں کو تسلیم کیا اور ہر امت میں نبی کے آنے کا عقیدہ قائم فرمایا۔ جب نسل انسانی محدود تھی تو اس خطہ میں وحی و الہام کا سلسلہ جاری تھا۔ اور جب نسل آدم دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیل گئی اور ہر قوم کے لئے نبی کا آنا ضروری ہوا تو ساری زمین ہی مہبط انوار بن گئی اور تمام علاقے اور ممالک وحی والہام کے فیوض سے بہرہ ور ہوئے پس اسلام وحی والہام کو کسی خاص قوم یا خاص ملک سے مخصوص قرار نہیں دیتا بلکہ وہ وحی والہام کو ساری قوموں اور سارے ملکوں میں پھیلنے والی خوشبو قرار دیتا ہے عقلی طور پر بھی یہی عقیدہ ماننے کے لائق ہے کہ جہاں جہاں انسان ہیں ان کی مادی اور روحانی زندگی کے سامان مہیا کئے گئے ہیں۔

کیا وحی والہام کسی زبان سے مخصوص ہے

ساتواں سوال یہ ہے کہ آیا وحی والہام کسی ایک خاص زبان یا چند زبانوں سے مخصوص ہے؟ ویدک دھرم کا نظریہ یہ ہے کہ خدا کا کلام سنسکرت زبان سے مخصوص ہے ان کے نزدیک ایشور ہر دور میں ایک ہی دفعہ دنیا کی ابتداء میں سنسکرت زبان میں کلام کرتا ہے باقی سب زبانیں اس شرف سے محروم ہیں۔ یہودیت کا عقیدہ ہے کہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی زبان یا زبانوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ مگر اسلامی نظریہ اس بارے میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے سب زبانیں اس کی قدرت کا ایک نشان ہیں وہ سب زبانوں کو جانتا ہے

ان اللہ یعلم الالسنۃ کلھا
(صحیح البخاری)

اس کا وعدہ ہے

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان
(بقرہ ع۲۳)

کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں

امن یجیب المضطر اذا دعاہ
(النمل ع۵)

جب بھی کوئی شخص اضطرار و تضرع سے دعا مانگتا ہے تو اللہ ہی اس کو جواب دیتا ہے۔ نبیوں پر وحی کے سلسلہ میں فرماتا ہے

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم
(ابراہیم ع۱)

کہ ہم نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں رسالت و وحی سے نوازا ہے تا وہ ان کے لئے سب کھول کھول کر بیان کر سکے اسلام کے نزدیک ہر قوم میں نبی گذرے ہیں اور ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں الہام ہوا ہے پس وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے کہ وہ کسی قوم، ملک یا زبان سے مخصوص نہیں۔ ساری قوموں، سارے ملکوں اور ساری زبانوں میں نازل ہوئی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ساری قوموں کو وحدت انسانی کے پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا فیصلہ فرمایا اور سب کے لئے ایک عالمگیر رسول بھیجنے اور دائمی شریعت نازل کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے شریعت کی وحی کے لئے عربی زبان کو جو جامع ترین زبان اور ام الالسنہ ہے انتخاب فرمایا۔ پھر قرآن مجید کے ماننے والوں اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے لئے ساری زبانوں میں الہام کے دروازے کھول دیے چنانچہ اولیاء امت کو ہر ملک اور ہر قوم کی زبان میں اللہ تعالیٰ کی شیریں اور پیاری آواز سننے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ ہے اور اس آخری دور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختلف زبانوں میں وحی والہام نازل فرما کر دنیا کے تمام انسانوں پر واضح کر دیا کہ وحی و الہام کے لئے کوئی زبان مخصوص نہیں ہاں ایسے دل کی ضرورت ہے جو گداز ہو اور ایسی جستجو اور تپش والی روح درکار ہے جو آسمانی آواز کے لئے بے چین و بے تاب ہو۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

قرآنی وحی کی امتیازی شان

آٹھواں سوال یہ ہے کہ قرآنی وحی کو سابقہ وحیوں کے مقابلہ پر کیا امتیازی شان حاصل ہے؟ واضح رہے کہ پہلے انبیاء کی وحی اپنی قوم کے لئے اور محدود زمانہ کے لئے ہوتی تھی وہ انسانوں کی جملہ ضروریات پر حاوی نہ ہوتی تھی قرآنی وحی ساری قوموں کے لئے اور سارے زمانوں کے لئے ہے اس لئے کامل شریعت پر مشتمل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی ظاہری و باطنی، لفظی و معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ قرآنی وحی کی خاصیت اس کا خاص امتیاز ہے وہ تمام سابقہ صداقتوں پر بھی مشتمل ہے۔ اس کی خبر کتب سابقہ میں موجود تھی۔ اور وہ قیامت تک کے لئے پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو ہر زمانہ میں پوری ہو کر قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتی رہتی ہیں۔

قرآن مجید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کا سچا پیرو خدا کے پاک اور محبت بھرے کلام سے مشرف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ
اصلھا ثابت وفرعھا
فی السماء تؤتی اکلھا
کل حین باذن ربھا
(ابراہیم ع۴)

کہ قرآن پاک وہ کلمہ طیبہ ہے جو ایسا پاک درخت ہے کہ اس کی جڑیں نہایت پختہ ہیں اور اس کی شاخیں آسمانوں تک پھیلی ہوئی ہیں اور وہ ہر زمانے میں تازہ پھل دیتا ہے۔

قرآنی وحی کی یہ امتیازی شان کسی اور الہامی کتاب کو حاصل نہیں قرآن مجید کی پیروی سے ہزارہا اولیاء و صلحاء پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے الہام کا شرف حاصل کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

الف " دیکھو کہ میں اس شہادت روئت کو پیش کرتا ہوں کہ وہ تعلق محض قرآن کریم کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے دوسری کتابوں میں اب کوئی زندگی کی روح نہیں اور آسمان کے نیچے صرف ایک ہی کتاب ہے جو اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلاتی ہے یعنی قرآن شریف"
(حقیقۃ الوحی ص ۲۴)

"اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"
(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۱۰۰)

(باقی)

ولادت

برادرم عزیزم عبدالودود صاحب سول ہسپتال نواب شاہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا پوتا اور مکرم قاضی محمد منیر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کورووال ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے

احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنا کر لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ملک غلام نبی شاہد سابق مبلغ سیرالیون و غانا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کی مختصر روداد

۲۷ دسمبر — حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

بصیرت افروز خطاب

۲۷ فتح (دسمبر) بروز اتوار

اجلاس اوّل

سوا نو بجے صبح اجلاس اوّل کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے انجام دئے۔ نظم کے بعد محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت مولانا ظہور حسین صاحب نے بعنوان "اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ" تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام سے قبل عورت کی حیثیت بیان فرمائی جو افراط و تفریط کا پہلو لئے ہوئے تھی آپ نے بتایا جب اسلام آیا تو اس نے عورت کو اس کے حقوق دلوائے اور اسے پستیوں سے نکال کر بلندیوں پر لا پہنچایا غرض آپ نے بتایا عورت کو باعزت مقام دلوانے کا سہرا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے سر ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "حقیقت دعا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے دعا کی ماہیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان فرمائی۔ پھر آپ نے

"اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ"

کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ دعا کا قبول ہونا دو طور پر ہوتا ہے۔ ایک بطور ابتلاء کے اور دوسرے بطور اصطفاء کے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے دعا کی قبولیت کی شرائط بیان فرمائیں۔

سوا دس بجے محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت انصاف کی تقریر بعنوان

"اَلْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ"

مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے ایمان افروز خطاب

ٹھیک سوا گیارہ بجے حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کی تقریر سے قبل امۃ الکریم نزہت بنت حافظ بشیر الدین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور امۃ الودود بنت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم مدظلہا کی نظم "دکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی" پڑھ کر سنائی۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے ایک دلآویز خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ توبہ کی چند آیات کی لطیف تشریح بیان فرمائی اور بتایا کہ

ایک تصویر تو عورت کی وہ تھی۔ کہ مرد کی دھتکاری ہوئی انسانیت اس امر کی طرف جھکتی بھی تھی اور اس سے بیزار بھی تھی۔ مذہب اس کی حفاظت کے لئے عملاً تیار نہ تھا۔ بتوں پر اکثر اسی کی قربانی کی جاتی تھی۔ پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم عورت کے ایک محسن کی حیثیت سے اس دنیا میں مبعوث ہوئے اور حضور نے اس بدصورت اور بھیانک تصویر کو بدل کر رکھ دیا اور اس کی جگہ خدا کی پیدا کردہ عورت کو اس شکل میں جس شکل میں خدا نے اس کو پیدا کیا تھا ظاہر فرمایا۔

آپ نے فرمایا عورت کے دل میں اور اس کی فطرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو پیدا کیا ہے۔ مال و دولت سے دنیا محبت کرتی ہے لیکن خدا نے عورت کو جس فطرت صحیحہ پر مرد کے پہلو بہ پہلو پیدا کیا اور کھڑا کیا ہے وہ فطرت جب روشن ہو گی اور منور ہو گی تو اس مال و دولت کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے پرے کر دے گی اور خدا اور رسول کے مقابلہ میں مال کی کچھ پرواہ نہ کرے گی

حضور نے فرمایا۔

یہ وہ تصویر ہے جو عورت کے محسن اعظم نے دنیا کے سامنے عورت کی پیش کی ہے وہ اپنے فرائض کو ادا کرتی ہے لیکن باپ سے بھی زیادہ بھائی سے بھی زیادہ بیٹے سے بھی زیادہ اپنے خاوند سے بھی زیادہ وہ اللہ اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والی ہے۔

پھر آپ نے خدا اور اس کے رسول سے پیار کرنے والی مسلمان عورتوں کی چند مثالیں بیان فرمائیں

اپنی تقریر کے آخر میں حضور نے مستورات کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا کی عارضی محبتوں اور جھوٹے پیاروں اور ان بے وفا دولتوں کی طرف نہ دیکھو بلکہ جیسا کہ خدا اور اس کے رسول نے کہا ہے ایک آگ اپنے دل میں لگاؤ۔ محبت کا ایک شعلہ فروزاں کرو وہ شعلہ جو تمہارے جسم اور تمہارے دل اور تمہارے سینے اور تمہاری روح کو منور کر دے۔ وہ آگ جو غیر اللہ کو بھسم کر دے اس کو راکھ کر دے اور راکھ کو پھر تمہاری دعاؤں کی ہوائیں اڑا کر لے جائیں اور ان کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے۔ تب جس طرح آج چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی ہم اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والی اپنی بزرگ بہنوں اور ماؤں کا احترام محبت و عزت سے کرتے ہیں اسی طرح آنے والی نسلیں آپ کا بھی محبت عزت اور احترام کے ساتھ ذکر کریں گی ورنہ آنے والی نسلیں کہیں گی کہ ہماری ماؤں۔ دادیوں اور نانیوں کو کیا ہو گیا تھا کہ خدا نے جنت کے دروازے ان کے سامنے کھولے لیکن انہوں نے جنت کے دروازوں پر جہنم کے دروازے قبول کئے اور ان کو ترجیح دی —— دنیا کو چھوڑو۔ یہ تو کوئی چیز نہیں۔ خدا کی ہو رہو سب کچھ آپ کا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور کی یہ تقریر نہایت انہماک اور کامل توجہ کے ساتھ سنی گئی۔ حضور کے بصیرت افروز خطاب پر اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے حضور اقدس کا خطاب بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنا گیا۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

یکم جنوری بروز جمعۃ المبارک کو لائلپور میں شگفتہ نسرین صاحبہ بنت شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور کا نکاح محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے مکرم شیخ مقبول احمد صاحب پسر ڈاکٹر شیخ عبدالرحیم صاحب مرحوم ساکن گھمبٹ ضلع خیرپور (سندھ) کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اسی روز شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں جماعت کے کثیر احباب نے شرکت کی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

خاکسار دفتری سعید احمد اطہر شاہد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج ضلع لائلپور

درخواست دعا

خاکسار جگر معدہ امعاء مثانہ اور گردوں کی خرابی سے سخت بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے
ڈاکٹر قیس مینائی ۲۲۲ A کراچی ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ کی اہمیت۔ معاشرتی نقطۂ نگاہ سے

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے اور یہ مسلمانوں کی مالی عبادت ہے۔ اس فریضہ کی پابندی کے بغیر وہ اپنی عبدیت اور ایمان کا پورا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے یہ اگرچہ خالصتہً اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے ادا کی جاتی ہے۔ لیکن اس کی برکتیں ہماری دنیوی زندگی میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس کے طفیل ہمیں بہت سے معاشی فائدے حاصل ہوتے ہیں

اس وقت مختلف اقوام کو کئی معاشی مسائل درپیش ہیں لیکن سب سے بڑا مسئلہ غیر مساوی تقسیم دولت کا ہے۔ تقریباً ہر ملک کا معاشرہ اقتصادی اعتبار سے دو گروہوں میں بٹا ہوا ہے ایک نہایت امیر دوسرا نہایت غریب ان دونوں کی آمدنیوں میں اور دولت وثروت میں بے حد فرق ہے۔ پہلا طبقہ عیش و عشرت میں غرق ہے اور دوسرا بھوک اور ننگ میں ڈوبا ہوا ہے اسی وجہ سے ان دونوں میں منافرت اور مغائرت پیدا ہو جاتی ہے۔ حسد بغض۔ کینہ اور انتقام جیسے جذبات ابھرتے ہیں۔ موجودہ اقتصادی نظاموں میں سرمایہ دار لوگ اپنی دولت کی مدد سے مزید دولت کما کما کر جمع کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور غریب اپنی محنت فروخت کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اگر ان کی محنت و خدمت کو خریدنے والا کوئی نہ ہو تو ان کی بدحالی اور ابتری کی کوئی حد نہیں رہتی اسی طرح دونوں گروہوں میں ایک وسیع خلیج پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ خلیج کم ہونے کی بجائے۔ زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ دولت سمٹ سمٹ کر چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور معاشرے کے کثیر طبقہ کی قوت خرید کم ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے سرمایہ دار جو چیزیں اپنے کارخانوں میں تیار کرتے ہیں انہیں خریدنے کی لوگوں میں استطاعت نہیں ہوتی اس طرح ان کے مصارف پیدائش بھی پورے نہیں ہوتے اور خسارہ اٹھاتے ہیں۔

امیر و غریب کی اس وسیع خلیج کو کم کرنے کا زکوٰۃ ایک بہترین علاج ہے۔ اس کی رو سے ہر صاحب نصاب اپنے مال و دولت کا سال کے بعد چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ نکالتا ہے۔ اور محتاج و نادار لوگوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اس طرح دولت چند ہاتھوں میں سمٹنے کی بجائے خود بخود دولت مند گھرانوں سے نکل کر ضرورت مند گھروں کی طرف جاتی رہتی ہے۔ اور اگر سال کے دوران کسی وجہ سے تقسیم دولت کے سلسلہ میں کوئی ناگوار صورت پیدا ہو چکی ہو تو سال کے آخر میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی وجہ سے حالات پھر اعتدال پر آ جاتے ہیں گویا زکوٰۃ کی بدولت کبھی بھی معاشرہ میں ایسے گروہ پیدا نہیں ہو سکتے جن کی آمدنی اور دولت میں اتنا زیادہ فرق ہو جتنا جدید سرمایہ داری نظام میں پیدا ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں یہ چیز بھی قابل غور ہے کہ جو خوبیاں اور صفات زکوٰۃ میں بطور ایک محصول کے موجود ہیں وہ ایک عام ٹیکس میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً ٹیکس لوگوں کی آمدنیوں پر لگایا جاتا ہے ان کی بچتوں اور جمع شدہ دولت پر نہیں لگتا۔ خواہ انہوں نے دولت کے انبار لگا رکھے ہوں اس کے دو نقصان ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی حرص پیدا ہوتی ہے جسے وہ ذخیرے کی صورت میں رکھتے ہیں۔ اور عامۃ الناس کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے روپیہ گردش سے نکل جاتا ہے اور بے کاری و بے روزگاری بڑھتی ہے۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ انکم ٹیکس لوگوں کے اخراجات کو پیش نظر نہیں رکھتا۔ اگر ایک شخص کی آمدنی بہت زیادہ ہو لیکن وہ اکیلا بہت سے افراد کی کفالت کرتا ہو تو اسے انکم ٹیکس سے معاف نہیں کیا جاتا خواہ زیادہ آمدنی کے باوجود اس کا گزارہ مشکل سے ہو رہا ہو۔ حالانکہ اس شخص پر انکم ٹیکس نہیں لگایا جاتا جس کی آمدنی ایک خاص حد سے کم ہو۔ خواہ وہ کم آمدنی بھی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو۔

زکوٰۃ آمد کی بجائے بچت پر عائد ہوتی ہے گویا یہ اس شخص پر واجب ہوتی ہے جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد روپیہ ہو۔ اس طرح یہ ایک خاص طبقہ کی دولت میں بے تحاشا اضافے کو روکتی ہے۔ اور دوسرے طبقہ کو ناداری مفلسی اور مالی ابتری کے گڑھے میں گرنے سے بچاتی ہے گویا بہترین قسم کا محصول سرمایہ اسلام ہی نے لگایا ہے اور دولت کی تقسیم میں اعتدال و توسط کا رجحان پیدا کرنے کا انتظام اسی نے کیا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ کی بدولت اسلامی معاشرے میں وہ سیاسی، اقتصادی، اخلاقی اور سماجی برائیاں ہرگز پیدا نہیں ہو سکتیں جو ایک عام معاشرے میں غیر مساوی تقسیم دولت کی وجہ سے جڑیں پکڑ لیتی ہیں۔

زکوٰۃ اور عام ٹیکس میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ ٹیکس لوگ رضا و رغبت سے نہیں دیتے۔ اپنے اوپر بڑا جبر کر کے با دلِ ناخواستہ ادا کرتے ہیں اور اکثر بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ عمالِ حکومت سے ساز باز کر کے اپنی آمدنی کی تشخیص غلط کراتے ہیں اور کم ٹیکس لگوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب زکوٰۃ ان تمام کمزوریوں سے پاک ہے۔ اسے مسلمان خود خوشی سے دیتے ہیں ایک فرض اور مالی عبادت جانتے ہوئے بغیر کسی کے کہے سنے ادا کرتے ہیں بلکہ خود بیت المال میں جمع کرانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے یہ خیال ان کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا...... کہ وہ زکوٰۃ نہ دیں یا یہ رقم بچا کر اپنے ہی فائدے کے لئے خرچ کریں۔

ٹیکس عموماً معاشرے کے اجتماعی فائدے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے لیکن زکوٰۃ زیادہ تر حاجتمندوں غریبوں فقیروں، مسکینوں۔ یتیموں۔ بیکسوں بیواؤں، ناداروں اور ضرورتمندوں پر خرچ ہوتی ہے۔ ٹیکس کے محصول اور خرچ سے ملک میں روزگار اتنا نہیں بڑھتا جتنا زکوٰۃ کے خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

زکوٰۃ کا ایک معاشی فائدہ یہ بھی ہے کہ عام طور پر لوگ اپنی دولت پر سانپ بن کر بیٹھے رہتے ہیں۔ اسے زیورات یا دفینوں کی صورت میں سنبھال کر رکھتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ روپیہ استعمال میں نہیں آتا۔ اور وہ تجارتی بحران اور کساد بازاری پیدا کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ لیکن اسلامی معاشرت میں لوگ کثیر مقدار میں روپے کو یوں دفینوں اور زیورات کی شکل میں بیکار بنا کر نہیں رکھیں گے کیونکہ اس طرح ہر سال زکوٰۃ دینے سے اس کی مالیت گھٹتی چلی جائے گی۔ چنانچہ اس خوف سے لوگ اپنی دولت کو سنبھال کر رکھنے کی بجائے ضروری کاروبار میں لگائیں گے کارخانے قائم کریں گے۔ کسی کو تجارت کے لئے دے دیں گے۔ اور اس سے ایک خاص شرح سے منافع حاصل کرتے رہیں گے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ نہ صرف خود ان ان لوگوں کی دولت کارآمد ہو جائے گی اور بڑھے گی بلکہ عام لوگوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ روزگار بڑھے گا بے کاری کم ہو جائے گی۔ اور کساد بازاری جاتی رہے گی۔

اسلامی معاشرت میں اخلاق اور معیشت کے درمیان گہرا رشتہ ہے۔ ایک ترقی پذیر مستحکم اور متوازن معیشت کے قیام کے لئے ایسے افراد درکار ہیں جو زندگی کو اسلامی اصولوں کا پابند بنا چکے ہوں اچھے اخلاق کے مالک ہوں۔ اللہ اور بندوں کے حقوق سمجھتے ہوں اور انہیں ادا کرتے ہوں قرآن حکیم کا فرمان ہے کہ تم ہرگز نیکی (برّ) کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ وہ چیز (اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمہیں خود پسند ہے گویا نیکی اور انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) میں گہرا رشتہ ہے چنانچہ اگر صاحب نصاب لوگ اپنی دولت پر ہر سال باقاعدگی سے زکوٰۃ دیتے رہیں۔ تو نہ صرف نادار لوگوں کی حاجت روائی ہوتی رہتی ہے بلکہ وہ بہت سی برائیوں کی طرف مائل ہونے سے بھی بچے رہتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی بعض لالچی، طامع، حرص مند کنجوس اور دولت سے محبت کرنے والے لوگوں پر بار گزرتا ہے۔ لیکن انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر فرد کی خوشحالی اس جماعت سے وابستہ ہے جس میں وہ رہتا ہے۔ اگر صاحب استطاعت لوگ حاجتمندوں کو اس خیال سے زکوٰۃ نہ دیں کہ دولت انہوں نے خود محنت اور مشقت سے کمائی ہے پیٹ کاٹ کر بچائی ہے یا ان کے آباؤ اجداد نے ورثہ میں چھوڑی ہے تو انہیں یہ چیز نہ بھولنی چاہیئے کہ اس سے ایک طرف تو وہ حقوق العباد اور حقوق اللہ سے کوتاہی کر رہے ہیں اور دوسری طرف پورے معاشرے کو ناداری اور بے بسی میں ڈال کر ایسا موقع پیدا کر رہے ہیں جب نہ تو ان کی پیدا کی ہوئی اشیاء خریدنے کی کسی میں استطاعت ہوگی۔ اور نہ نادار لوگ اس بات پر قناعت کریں گے کہ امیر لوگ خود عیش و عشرت سے دن گزاریں اور وہ فاقہ کی بنا پر لقمۂ اجل ہوتے چلے جائیں۔ اگر دولتمند لوگ زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تو نہ تو منافرت پیدا ہوگی اور نہ کوئی فاقہ مست گروہ جنم لے گا۔ بلکہ مجموعی معاشرہ خوشحال ہوگا اور سبھی نہایت امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کرتے جائیں گے اور مادی احتیاجات کی الجھنوں سے کچھ حد تک بے نیاز ہو کر علوی اور تخلیقی مقاصد کے حصول کی جانب اپنی توجہ لگا سکتے ہیں (ماخوذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۶ نومبر تا ۱۵ دسمبر ۱۹۷۰ء

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۷۴ - محمد سلیم احمد صاحب سیکرٹری مال دارالصدر غربی الف ربوہ	۱۵	روپے
۷۵ نیاز محمد یوسف صاحب جماعت احمدیہ بالو کے بھگت	۱۳٫۵۰	روپے
۷۶ کیپٹن وہاب الدین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۱۱	روپے
۷۷ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ	۲۱	روپے
۷۸ قریشی محمد ابراہیم صاحب مع بچگان رحیم یار خان	۲۵	روپے
۷۹ منور ضیاء اظہار صاحبہ سرگودھا شہر	۲۰	روپے
۸۰ رشیدہ اختر صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب شہر سرگودھا	۱۰	روپے
۸۱ صالح خاتون صاحبہ	۱۰	روپے
۸۲ - احباب جماعت احمدیہ پاکپتن	۱۰	روپے
۸۳ تاج سلطانہ صاحبہ بیوہ ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب کھاریاں	۱۵	روپے
۸۴ مبارکہ بیگم صاحبہ اسلام آباد	۱۵	روپے
۸۵ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰	روپے
۸۶ کاپل مقصود احمد صاحب پی اے الف مدین	۲۰	روپے
۸۷ احباب جماعت احمدیہ حلقہ محمد نگر لاہور	۱۰	روپے
۸۸ ملک منور احمد صاحب جاوید مغل پورہ لاہور	۱۰	روپے
۸۹ چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان	۱۰	روپے
۹۰ - ناصرہ صاحبہ اہلیہ حمید اللہ صاحب لاڑکانہ	۱۰	روپے

شکریہ احباب اور درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ رمضان بی بی صاحبہ مرحومہ کی وفات پر احباب اور بزرگان جماعت کی طرف سے بڑی کثرت سے تعزیت اور اظہار ہمدردی کے خطوط آ رہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینے سے میں قاصر ہوں۔ لہذا میں بذریعہ اخبار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھ سے اظہار ہمدردی کیا اور درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب میں جگہ دے نیز ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(صوفی غلام محمد عاصی۔ صدر جماعت احمدیہ کاچھیلو ضلع تھرپارکر سندھ)

جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہے

اکسیر اپھارہ

چھری اور ٹروکار سے زیادہ موثر اور محفوظ علاج ہے فوراً اکٹھا سٹاک حاصل کر کے منافع اور ثواب کمائیں اکسیر اپھارہ بند پیکٹوں میں بیس سال تک خراب نہیں ہوتی۔ فی پیکٹ -/۱ درجن یا زائد پر ۱۰٪ رعایت دو درجن یا زائد پر خرچ ڈاک (۱۲/۵۰) بذمہ کمپنی حیوانات کے علاج کا رسالہ مفت۔

ملنے کا پتہ: کیور ریڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ربوہ: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک گولبازار ربوہ۔

فینائل و گریس بنانے کا طریقہ ہم سے پوچھیے
ہاشمز مینوفیکچرز ۹۱۷ موتی بازار نوشہرہ کینٹ

نیک اور مفید مشورہ مفت

ماہر بواسیر کی آواز

گھر گھر میں پہنچا دو

انشاء اللہ ہم ہر قسم کی زنانہ و مردانہ بواسیر کا علاج صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مستے یعنی مو کے جڑ بمعہ نکال دیتے ہیں ساری عمر کے لئے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی۔ زنانہ بواسیر کا علاج تجربہ کار عورت کی معرفت کیا جاتا ہے۔
سند یافتہ حکومت پاکستان خاندانی حکیم حاکم علی ماہر بواسیر کھڈیاں خاص تحصیل قصور۔ ضلع لاہور۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مرکزی حکومت نیا یونیورسٹی آرڈی ننس جاری کرے گی

کراچی ۵ جنوری۔ سندھ کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل نے بتایا ہے کہ مرکزی حکومت ایک نئے یونیورسٹی آرڈی ننس پر غور کر رہی ہے جو موجودہ یونیورسٹی آرڈی ننس کی جگہ لے گا۔ انہوں نے آج راولپنڈی روانگی سے قبل کراچی کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران بتایا کہ مرکزی حکومت نئے آرڈی ننس کے بارے میں پانچوں صوبوں کے گورنروں سے مشورہ کر رہی ہے گورنر راولپنڈی میں قومی اقتصادی کمیٹی کے جلسہ میں شرکت کریں گے۔

پاکستان سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس

لاہور ۵ جنوری۔ پاکستان سپریم کورٹ کے جسٹس مسٹر یعقوب علی نے آج گورنمنٹ ہاؤس میں پاکستان سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ صدر مملکت کے ایماء پر مغربی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمن نے حلف لیا۔ پاکستان کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے نئی دہلی گئے ہوئے ہیں۔

پنجاب کے بلدیاتی اداروں کے انتخابات

لاہور ۵ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب کے بلدیاتی اداروں کے منتخب چیئرمین یکم اپریل ۱۹۷۱ء سے اپنے عہدے سنبھال لیں گے ان اداروں کے ارکان کا انتخاب وسط فروری میں ہوگا یہ ارکان چیئرمین کا انتخاب مارچ میں کریں گے ان ذرائع کے مطابق گورنروں کی کانفرنس کے فیصلوں کے تحت ڈویژنل کمشنر بلدیاتی اداروں کی حلقہ بندی کے لئے جنوری کے آخری ہفتہ تک اپنے ماتحت ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس بلا رہے ہیں۔

بی کام کے ضمنی امتحانات کی نئی تاریخوں کا اعلان

لاہور ۵ جنوری۔ پنجاب یونیورسٹی نے کامرس کے ضمنی امتحانات کی نئی تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے [illegible] اعلان کے مطابق بی کام حصہ اول کا امتحان ۲۸ جنوری سے بی کام حصہ دوم کا ۲۹ جنوری سے بی کام سوم کا ۱۸ جنوری سے ایم کام (پرانا و نیا نصاب) کا امتحان ۲ فروری سے شروع ہوگا۔

پاکستان سیلون سے چائے خریدے گا

اسلام آباد ۵ جنوری۔ لنکا سے پچاس لاکھ پونڈ چائے حاصل کرنے کے لئے پاکستان کا ایک سرکاری وفد کل کولمبو روانہ ہوگیا۔ پاکستان کو اپنی چائے کی ضروریات پورا کرنے کے لئے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ چائے درکار ہے اس میں پچاس لاکھ پونڈ چائے چین سے حاصل کی جائے گی جس میں سے اٹھارہ لاکھ پونڈ چائے چٹاگانگ پہنچ چکی ہے۔

یمن کے دستور کا اعلان کر دیا گیا۔

لندن ۵ جنوری۔ یمن عرب جمہوریہ کے پہلے اور مستقل آئین کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ لندن ٹائمز کی اطلاع کے مطابق آئین کے نفاذ کا اعلان صدر عبدالرحمن اریانی نے یمن کی قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں کیا۔ برطانوی اخبار نے ریڈیو صنعاء کے حوالہ سے بتایا ہے کہ نئے آئین کے تحت قانون ساز اسمبلی قائم کی جائے گی جس کے ارکان کی تعداد ۱۷۹ ہوگی اسمبلی کو مشاورتی کونسل کا نام دیا گیا ہے کونسل کے بیس ارکان کو صدر جمہوریہ نامزد کریں گے۔ جب کہ باقی کے ارکان بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات کے ذریعہ منتخب ہوں گے۔

یورپی ممالک میں شدید برف باری

لندن ۵ جنوری۔ ان دنوں یورپ کے بیشتر ملکوں میں زبردست برفباری ہو رہی ہے یوگوسلاویہ میں شدید برفباری سے دو گاؤں ملک کے حصوں سے کٹ گئے ہیں۔ اور سڑکوں اور ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ آمدورفت بند ہوگئی ہے اور ہزاروں افراد دور افتادہ علاقوں میں گھر گئے ہیں۔

اسپین میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے ۲۰ درجے گر گیا اور شدید برف باری کے سبب مواصلات کا نظام درہم برہم ہوگیا یورپ میں مغربی جرمنی میں سب سے زیادہ سردی پڑ رہی ہے۔ اور برفباری ہو رہی ہے۔

مشرقی پاکستان کے سرحدی گاؤں پر بھارتی پولیس کا حملہ

ڈھاکہ ۵ جنوری۔ بھارت کی مسلح سرحدی پولیس اور بھارتی باشندوں نے مشرقی پاکستان کی سرحد میں گھس کر میرپور تھانہ کے علاقہ سے دو نوجوانوں کو اغوا کر کے قتل کر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے مسلح باشندوں نے جن کی تعداد ۲۳ تھی۔ ۲۹ دسمبر کو شام کے تقریباً سوا چار بجے تھانہ میرپور کے علاقے سے مشرقی پاکستان کی سرحد کو پار کیا اور بھرکالی تلاپاٹ کے علاقہ میں گھس کر انہوں نے دو لڑکوں کو جن کی عمریں تقریباً ۱۲، ۱۴ سال ہیں اغوا کر لیا۔ یہ دونوں لڑکے گنے کے کھیت میں گنے کاٹ رہے تھے بعد میں ان لڑکوں کو نہایت بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ حکومت مشرقی پاکستان نے اس واقعہ پر حکومت مغربی بنگال سے شدید احتجاج کیا ہے۔

گمشدہ طلائی کانٹا

خاکسار کو ایک عدد طلائی کانٹا گرا پڑا ملا ہے نشانی بتا کر حاصل کریں۔ نیز خاکسار بیمار ہے قارئین کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبداللطیف کارکن فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر

بقیہ صفحہ اول

اظہار کر دیا ہے کہ پاکستان کا نظام حکومت ایسا ہونا چاہیئے جس میں کوئی شخص بھوکا نہ رہے

حضور نے فرمایا بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدیوں نے پیپلز پارٹی کو ووٹ دے کر گویا کمیونزم کی تائید کی ہے حالانکہ ہمارا تو سارا لٹریچر ہی کمیونزم کے خلاف بھرا پڑا ہے نہ جانے کس احمق نے انہیں بتایا ہے کہ ہم نے اشتراکیت کے حق میں ووٹ دیئے ہیں یا یہ کہ ہم نے جن لوگوں کو ووٹ دیئے ہیں وہ کمیونسٹ ہیں احمدیوں نے پیپلز پارٹی کو بھی ووٹ دیئے ہیں۔ اور بعض دیگر پارٹیوں کو بھی ووٹ دیئے ہیں۔

حضور نے فرمایا ہم تو اپنے ملک میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو عملی صورت میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ اگر بعض مخالفین کے قول کے مطابق ہم میں اتنی طاقت ہے کہ پیپلز پارٹی کو ہم نے کامیاب کرا دیا ہے تو پھر انہیں یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ یقیناً ہم میں اتنی طاقت بھی ہوگی کہ ہم اس ملک میں اسلام کی تعلیم کو رائج کرنے اور قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

حضور نے فرمایا جو لوگ غلط الزام لگا کر اور مذہب کا نعرہ لگا کر غریبوں کو ان کے جائز اسلامی حقوق سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں گے اسلام نے آج سے ۱۴ سو سال پہلے غریب کے جو حقوق قائم کئے تھے ہمیں انہیں اپنے عمل سے قائم کرنا چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلام خطرے میں ہے ہم کہتے ہیں کہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے کسی ملک میں بھی اسلام خطرے میں نہیں ہے البتہ اسلام کے علاوہ باقی ہر مذہب ضرور خطرے میں ہے عیسائیت خطرے میں ہے یہودیت خطرے میں ہے بدھ مت خطرے میں ہے ہندو مذہب خطرے میں ہے۔ کیونکہ اسلام کو اخوت و محبت اور مساوات کا جو ہتھیار دیا ہے وہ قلوب کو گھائل کرنے والا ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں دنیا کا کوئی اور مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ انسانی تاریخ اس امر پہ شاہد ہے کہ نفرت محبت کے مقابلہ میں کبھی جیت نہیں سکتی۔ ہمارے ہاتھوں میں اسلام کا ہی محبت کا پیغام ہے اس لئے بالآخر اسلام ہی کامیاب ہوگا یہ خدا کی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ۔

تحریک جدید کی تبلیغی مساعی

اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا ذکر فرمایا جو تحریک جدید کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ ایک اور عیسائی ملک سویڈن میں ہم اس سال مشن قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جاپان میں اس سال ایک اہم عالمی مذہبی کانفرنس ہوئی جس میں ایک احمدی کو اسلام کی نمائندگی میں تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ اس طرح ہمارے ذریعے جاپان میں وسیع پیمانے پر اسلام کی اشاعت ہوئی۔ امریکہ کے شہر کلیولینڈ کی چابی ہماری جماعت کے ایک نمائندے کو دی گئی جبکہ وہاں یہ ایک بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہاں کا سرکاری مذہب عیسائیت ہے اور ہماری جماعت کا بڑا مقصد ہی عیسائیت کا استیصال ہے نائیجیریا کے ایک شہر کانو میں ہم نے ایک نیا سکول قائم کیا ہے اس وقت تک ہم ۳۰۰ سے زائد مساجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر کر چکے ہیں۔ افریقہ کی ایک احمدی عورت نے اپنی جیب سے پانچ چھ لاکھ روپیہ خرچ کر کے ایک احمدیہ مسجد تعمیر کروائی ہے اور اس طرح اپنے اخلاص کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔

تحریک جدید کا نیا لٹریچر

حضور نے تحریک جدید کے نئے لٹریچر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اب دیباچہ تفسیر القرآن کا ترجمہ ہو رہا ہے مشرقی افریقہ کی یوگنڈا زبان میں قرآن کریم مع تفسیر کے ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے دعوت الامیر کا ترکی زبان میں اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی اور فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ اس طرح افریقی اقوام کے نام اخوت و محبت کا قیام۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ اسلام اور عیسائیت کا موازنہ قیام امن اور حرف انتباہ۔ حیات احمد مسئلہ کفارہ اور عیسائیت پر ریویو اور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے بھی مختلف زبانوں میں ترجمے کر کے شائع کئے جا رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون الکفر ملۃ واحدۃ عربی میں شائع کیا جا رہا ہے جس میں حضور نے مسئلہ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو متحد ہونے کی نصیحت فرمائی ہے۔

تحریک وقف جدید کے سال نو کا اعلان

حضور نے اپنی تقریر کے دوران تحریک وقف جدید انجمن احمدیہ کے سال نو کے آغاز کا اعلان بھی فرمایا اور بتایا کہ اس تحریک کے ماتحت جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی آخری تحریک ہے ۱۰۳ معلمین تبلیغ اسلام کا نہایت مفید کام کر رہے ہیں۔ اس سال وقف جدید نے ۵۷۴۳ کتب و رسائل تقسیم کئے علاقہ تھرپارکر میں وقف جدید کے معلمین کے ذریعے کافی غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے۔ حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

پھر حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں جماعت کو تمام دیگر چندوں کی ادائیگی کے باوجود مختصر عرصہ میں بتیس لاکھ چونسٹھ ہزار روپیہ جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حالانکہ یہ تحریک پچیس لاکھ روپیہ جمع کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ حضور نے اس سلسلے میں ان کاموں کا بھی ذکر فرمایا جو فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت سرانجام پا رہے ہیں اور بتایا کہ مرکز کی لائبریری کی ایک بڑی خوبصورت عمارت زیر تعمیر ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطابات کو کتابی صورت میں جمع کر کے اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اور انعامی مقالے لکھائے جا رہے ہیں۔ حضور نے جماعت کے تعلیم یافتہ طبقہ کو توجہ دلائی کہ اسے انعامی مقالوں میں حصہ لے کر جماعت کی علمی خدمت میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔

حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن اور پھر نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جماعت کی عظیم الشان مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قربانیاں بتاتی ہیں کہ جب بھی خدائی نظام کو قربانیوں کی ضرورت پڑی اس جماعت نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اپنے خدا کے قادرانہ تصرفات کو دیکھا ہے اور ہم اپنے خدا کی عظمت و جلال کو خون کی رگ رگ میں محسوس کرتے ہیں

دیگر جماعتی تحریکات

آخر میں حضور نے مختلف اہم جماعتی تحریکات مثلاً وقف عارضی تعلیم القرآن اور وقف بعد ریٹائرمنٹ کی طرف احباب کو توجہ دلائی

ہر سال مرکز میں جو تعلیم القرآن کلاس لگتی ہے۔ حضور نے اس ذکر کرتے ہوئے تحریک فرمائی کہ تمام احمدی جماعتوں کو باقاعدہ ایک سکیم کے ماتحت اپنے نمائندے ضرور اس کلاس میں بھیجنے چاہئیں تاکہ اس کلاس کو جس مقصد اور جس غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ وہ پوری ہو۔

سوا چار بجے حضور کی یہ بصیرت افروز تقریر ختم ہوئی۔ جس کے بعد حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان بذریعہ کار واپس تشریف لے گئے

(مرتبہ خورشید احمد)

تقریب شادی

مورخہ ۱۹ر دسمبر ۷۰ء کو مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی سرکردگی میں ربوہ سے لاہور گئی اور شام کو واپس آگئی۔ ۲۰ر دسمبر کو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کی کوٹھی واقع محلہ دارالنصر ربوہ میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔

مکرم صفی الرحمن صاحب موصوف کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴